ان کتب میں موطا مالکؒ، جامع سفیان ثوری، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، وغیرہ سرفہرست ہیں لیکن ان جملہ کتب میں ہر طرح کی ضعیف، شاذ، منکر بلکہ بسا اوقات موضوع روایات بھی درج کردی گئی ہیں۔

کتاب میں بے شمار عربی عبارتیں ایسی ہیں جن کا ترجمہ نہیں دیا گیا ہے۔ ترجمہ لکھ دینا بھی بہتر تھا، کیونکہ بعض عبارتیں کتابت و طباعت کی غلطی سے کچھ ایسی ہوگئی ہیں جن کا ترجمہ ایک عربی دان قاری کے لیے بھی دشوار ہوجاتا ہے۔

کتابت و املا کی غلطیاں ایک ایسا مرض ہے جس سے بہت کم کتابیں خالی ملیں گی۔ تاہم کسی خاص غلطی کا پایا جانا یہ شبہ پیدا کرسکتا ہے کہ کہیں یہ غلطیاں خود مؤلفین کی نہ ہوں۔

ص۱ پر انما الاعمال باالنیات ۔۔۔ آگے باالقبول، کاالشہادۃ، باالشہادۃ باالاتصال، باالاجازۃ وغیرہ میں ہر جگہ ایک الف کا اضافہ یہ شبہ پیدا کرسکتا ہے کہ یا تو خود مصنفین کی غلطی ہے یا پھر تصحیح میں بے توجہی ہوئی ہے۔ یہ غلطی تقریباً ہر صفحے پر نظر آتی ہے۔

کتاب کی زبان باوجود علمی ہونے کے بہت غنیمت ہے تاہم بعض جگہ زبان ذوقِ سلیم پر گراں گزرتی ہے مثلاً ص۱۵ میں ہے کہ: علامہ سیوطی کے تعاقب میں نظر ہے۔ فیہ نظر کا ایسا ترجمہ ذوقِ سلیم پر بار ہے۔ اسے یوں ادا کیا جاسکتا ہے کہ: تعاقب محلِ نظر ہے۔

ص۱۰، ص۵۲ میں کئی جگہ "کلام" کو مؤنث لکھا ہے۔ یہ بھی ذوق پر گراں ہے۔ اسی طرح ص۵۳ میں ہے ..... کے لفظ میں وہم ماننے کے بغیر کوئی چارہ جوئی نہیں۔ اسے یوں ادا کرنا بہتر ہے کہ: وہم ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

ان تمام باتوں کے باوجود کتاب قابلِ قدر معلومات کی حامل ہے اور ہم اس پر اپنے عزیز طلبا کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

صوفیائے بہار اور اُردو :

مصنف پروفیسر محمد معین الدین دردائی ایم اے علیگ

ناشر: اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ۔ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی۔

صفحات ۱۹۰، قیمت ۸ روپے ملنے کا پتہ: مذکورہ اکیڈمی۔ بی روڈ۔ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸۔